از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 18 اپریل، 1995

مدنا گوپال

بنام

پی کے اے رام چندر مدلیار (متوفی) قانونی نمائندوں و دیگراں کے ذریعہ

[کے راموسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

ہندو قانون: مشترکہ خاندانی املاک - دعوی کریں کہ جائیداد مشترکہ خاندانی جائیداد نہیں تھی اور بھائی آزادانہ کاروبار کر رہے تھے - سمجھوتہ ہو گیا - ایک بھائی کا بیٹا جو طویل وقفے کے بعد تقسیم کا دعوی کر رہا ہے - قرار پایا کہ: حق نہیں ہے۔

درخواست گزاروں کے والد J اور J کے بھائی R اور S مشترکہ آباؤ اجداد اے کی اولاد ہیں۔ S نے اپنے بھائی کے خلاف مشترکہ خاندانی جائیدادوں میں حصہ تقسیم کرنے کا مقدمہ دائر کیا تھا، جس نے اپنے تحریری بیان میں کہا تھا کہ وہ مشترکہ خاندان کے رکن نہیں ہیں اور جائیدادیں مشترکہ خاندان کی نہیں ہیں۔ تاہم، ایک سمجھوتہ طے پایا اور S کو 1350 روپے کی رقم ملی اور وہ الگ ہو گیا۔

اس کے بعد اپیل کنندہ کے والدین الگ ہو گئے اور اپیل کنندہ اور اس کی بہن اپنی ماں کے ساتھ رہنے لگی۔ اپیل کنندہ نے تقسیم کے لیے مقدمہ دائر کیا اور اس عرضی پر جائیدادوں کے چوتھے حصص کا دعوی کیا کہ وہ مشترکہ خاندانی جائیدادیں ہیں۔ اس کے چچا R نے حکم امتناعی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندہ کے مقدمے کو مسترد کر دیا اور R کی طرف سے دائر کیے گئے مقدمے کو خارج کر دیا۔ R کی اپیل پر ڈویژن بینچ نے ٹرائل کورٹ کے حکم کو الٹ دیا۔ اس لیے یہ اپیلیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. اپیل کنندہ کی پیدائش سے پہلے ہی، یہ موقف کہ کچھ جائیدادیں مشترکہ خاندان سے تعلق نہیں رکھتی تھیں، اپیل کنندہ کے والد اور چچا نے لیا تھا۔ یہ یقین کرنا بہت زیادہ قابل اعتبار ہے کہ عرضی اپیل کنندہ یا اپیل کنندہ کے دوسرے چچا کے حقوق کو شکست دینے کے مقصد سے اٹھائی گئی تھی۔

2. تاہم، ہائی کورٹ نے مقدمہ کی جائیدادوں کے آئٹم 3 اور 4 کو مشترکہ خاندان سے تعلق رکھنے والا پایا ہے۔ اپیل کنندہ ٹرائل کورٹ کے ذریعہ دیئے گئے حصے کا حقدار ہو گا۔ حکم نامہ اس سلسلے میں کام نہیں کرتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2134-35، سال 1979۔

اپیل نمبر 70 / 626 اور 616، سال 1973 میں مدراس عدالت عالیہ کے مورخہ 10.1.78 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے کے مانی۔

جواب دہندگان کے لیے ایم رگھورامن (این پی)۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں 10 جنوری 1978 کی اپیل نمبر 70/626 اور 73/616 میں مدراس عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے مشترکہ فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اپیل کنندہ جے رام مدالیار کا بیٹا ہے۔ ارونا چلا مدالیار مشترکہ آباؤ اجداد ہیں، یعنی ان کے دادا رام چندر مدالیار، اپیل کنندہ کے والد جیارام اور ان کے چچا شنموگا مدالیار ارونا چلا مدالیار کے بیٹے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ تجارتی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن 1947 کے اوائل میں، بھائیوں میں سے ایک، شنموگا مدالیار نے رام چندر مدالیار اور جے رام مدالیار کے خلاف مشترکہ خاندانی جائیدادوں میں حصص کی تقسیم کے لیے مقدمہ (او ایس نمبر 47/118) دائر کیا۔ اس میں، اپیل گزار کے والد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رام چندر مدالیار اور جے رام مدالیار نے جواب دعویٰ دائر کیا جس میں استدعا کی گئی کہ وہ مشترکہ خاندان کے رکن نہیں ہیں اور اس مقدمے میں مذکور جائیدادیں مشترکہ خاندان سے تعلق نہیں رکھتی ہیں۔ تاہم، ان کے درمیان ایک سمجھوتے پر، شنموگا مدالیار کو 1,350 روپے کی رقم ملی تھی اور وہ الگ ہو گئے تھے۔

1953 میں اپیل کنندہ رادھا امال اور جے رام مدالیار کی ماں الگ ہو گئیں اور اپیل کنندہ اور اس کی بہن اپنی ماں کے ساتھ رہنے لگے۔ 1956 میں، اپیل کنندہ نے جائیدادوں کی تقسیم اور ایک چوتھائی حصص کی الاٹمنٹ کے لیے ایک مقدمہ (او ایس 65/106) اس عرضی پر دائر کیا کہ شکایت میں مذکور جائیدادیں مشترکہ خاندانی جائیدادوں کی ہیں اور وہ اس میں ایک چوتھائی حصص کا حقدار ہے۔ اس کے چچا رام چندر مدالیار نے حکم امتناعی امتناع کے لیے ایک اور مقدمہ (او ایس نمبر 64/96) دائر کیا۔ ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندہ کے مقدمے کو مسترد کر دیا اور رام چندر مدالیار کے مقدمے کو خارج کر دیا۔ اس سے ناخوش، پہلے مدعا علیہ، رام چندر مدالیار نے معاملہ ڈویژن بنچ میں اپیل میں اٹھایا، جس نے ٹرائل کورٹ کی ڈگری کو الٹ دیا، اپیل کنندہ کا مقدمہ خارج کر دیا اور مدعا علیہ کے مقدمے کو مسترد کر دیا۔ اس طرح یہ اپیلیں خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

اپیل گزار کے وکیل، شری کے کے مانی کی طرف سے اٹھایا گیا بنیادی دلیل یہ ہے کہ چونکہ ٹرائل کورٹ نے پایا ہے کہ جائیدادوں کا تعلق مشترکہ خاندان سے ہے اور جے رام مدالیار اور رام چندر مدالیار تجارتی خاندان کے افراد ہیں، کو اس لیے تمام جائیدادوں مشترکہ خاندان کے مرکز سے حاصل کیا گیا سمجھا جانا چاہیے۔ نتیجے کے طور پر، اپیل کنندہ، جے رام مدالیار کا بیٹا ہونے کے ناطے، مشترکہ خاندانی جائیدادوں میں ایک چوتھائی حصص کا حقدار ہے۔ عدالت عالیہ نے اس دلیل کو اس واحد حقیقت پر مسترد کر دیا ہے کہ 1947 کے اوائل میں، یعنی اپیل کنندہ کی پیدائش سے پہلے ہی، اس کے والد نے اپنے بھائی رام چندر مدالیار کے ساتھ ایک موقف اختیار کیا تھا کہ وہ مشترکہ خاندان کے رکن نہیں ہیں اور ان میں سے ہر ایک آزادانہ طور پر کاروبار کر رہا تھا اور اس لیے اس سوال میں جانا بے کار ہے کہ آیا اپیل کنندہ مشترکہ خاندان کا رکن ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہم نے پایا کہ عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچنے میں اچھی طرح سے جائز ہے۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اگر اپیل کنندہ کی ماں رادھا اماں اور اپیل کنندہ کے والد جیارام مدالیار کے درمیان تنازعات پیدا ہونے کے بعد ایسی درخواست اس کے بھائی کے ساتھ لی گئی تو کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اپیل کنندہ کی پیدائش سے پہلے ہی مشترکہ خاندان کا رکن نہ ہونے کا موقف اختیار کر لیا گیا تھا۔ یہ یقین کرنا بہت زیادہ قابل اعتبار ہے کہ یہ عرضی اپیل گزار یا شنمو گا مدالیار کے حقوق کو شکست دینے کے مقصد سے اٹھائی گئی تھی۔ اس کے پیش نظر مزید سوال میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

تاہم، مقدمے کی جائیدادوں کے آئٹم 3 اور 4 کو ہائی کورٹ نے مشترکہ خاندان سے تعلق رکھنے کے حق میں پایا ہے۔ اپیل کنندہ ٹرائل کورٹ کے ذریعہ دیئے گئے حصے کا حقدار ہو گا۔ حکم نامہ اس سلسلے میں کام نہیں کرتا ہے۔

اس کے مطابق اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document